بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۱

فورم ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / جمعرات ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ ۸ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۸ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے)

کل سارا دن کندھے میں بڑا شدید درد رہا۔ لیکن رات سے طبیعت قدرے بہتر ہے۔ پیٹ میں نفخ دوبارہ ہو گیا ہے لیکن پیشاب کی تکلیف رفع ہو چکی ہے۔

احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ مدّ ظلہا العالی کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مشرق بعید کے دورہ پر کراچی سے روانہ ہو گئے

ربوہ۔ ۸ تبوک / ستمبر۔ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح پانچ بج کر چالیس منٹ پر اپنے تاریخی دورہ مشرق بعید پر کراچی سے روانہ ہو گئے۔ حضور سنگاپور۔ فجی۔ آسٹریلیا اور سری لنکا تشریف لے جائیں گے اور آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ حضور کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضور کی دو صاحبزادیاں۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور انچارج صیغہ زود نویسی مکرم یوسف سلیم صاحب ملک بھی تشریف لیگئے ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے اور دین اسلام کے غلبہ کے نئے راستے کھولنے کا موجب ہو۔ آمین!

خطبہ جمعہ

اوّل المساجد خانہ کعبہ اور آخر المساجد مسجد نبوی ساری مساجد میں سب سے عظیم المرتبت اور عظیم الشان مساجد ہیں

جماعت احمدیہ کو ان دو عظیم المرتبت مساجد کی تعمیر سے سبق لینا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مساجد محض عبادت کیلئے تعمیر کی گئی تھیں

براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے نئی مسجد کی تعمیر پر ایک نئے عزم کیساتھ ہمیں عبادت پر قائم ہو جانا چاہیئے

دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلوص اور ہماری عبادت کی سچی روح کو قبول فرمائے اور کثرت کیساتھ دلوں کو اس گھر کی طرف مائل کر دے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بتاریخ ۲ تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد احمدیہ ناصر آباد سندھ۔ مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی

نوٹ:- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ (ابراہیم آیت ۳۶ تا ۳۹)

اور پھر فرمایا:-

"ابھی چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم مشرق کے دورہ پر پاکستان سے روانہ ہوں گے۔ اور اس دورہ میں

براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد

کی بنیاد رکھنے کا سب سے اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ یہ مسجد کی بنیاد بھی ہوگی اور مشن ہاؤس کی بنیاد بھی ہوگی یعنی اس مسجد کے ساتھ ایک بہت ہی عمدہ مشن ہاؤس کی عمارت بھی تعمیر ہوگی جہاں مبلغ اپنے ہر قسم کے فرائض پورے کر سکے گا۔ اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم مسجد ہے کہ ایک نئے براعظم میں ہمیں اس کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے قبل براعظم آسٹریلیا خالی پڑا تھا اور جماعت یہ تو کہہ سکتی تھی کہ دُنیا کے ہر براعظم میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے لیکن براعظم آسٹریلیا میں اگر پیغام پہنچا تو اتفاقاً، انفرادی کوشش سے پہنچا جماعت کی طرف سے کوئی باقاعدہ مشن نہیں بنایا گیا اور کوئی مسجد نہیں بنائی گئی تھی۔

مسجد کے لیے جو زمین لی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت باموقع اور کافی بڑا رقبہ ہے۔ آسٹریلیا کا ایک مشہور شہر سڈنی ہے۔ سڈنی سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے کے اندر یہ جگہ واقع ہے اور بڑے بڑے شہروں میں پچاس میل کا فاصلہ کوئی چیز نہیں ہوا کرتا۔ ۲۷ ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ ہے جس میں انشاء اللہ مسجد بھی بنائی جائے گی اور مشن ہاؤس بھی۔ اور آئندہ جماعت کی دلچسپیوں کے لیے ہر قسم کے مواقع وہاں مہیا ہو سکیں گے۔ ۲۷ ایکڑ میں تو ماشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ ہو سکتا ہے اس لیے ہم بڑی امید لے کر اتنا بڑا رقبہ لے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ جلد اسکو بھر بھی دے اور چھوٹا بھی کر دے اور یوں ہماری توقعات ناکام ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اس سے بہت آگے نکل جائیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ انشاء اللہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔

پاکستان سے اس سفر پر روانہ ہونے سے پہلے میرا یہ آخری خطبہ ہوگا اس لیے میں نے اس مسجد کے ذکر اور مساجد کی تعمیر کے مضمون ہی کو

آج کے خطبہ کا موضوع

بنایا ہے۔

سب سے اہم مسجد جو دنیا میں تعمیر کی گئی اور جس کے مقاصد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت شامل تھی وہ بیت الحرام ہے یعنی خدا کا وہ پہلا گھر جو مکہ میں بنایا گیا۔ اس گھر سے پہلے وہاں کوئی شہر آباد نہیں تھا اس لیے "مکہ میں بنایا گیا" کے الفاظ شائد اس مضمون کو پوری طرح واضح نہیں کرتے جب بھی خدا کا یہ گھر بنایا گیا اُس کی تفصیلی تاریخ ہمارے پاس محفوظ نہیں۔ قرآن کریم سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ:۔

"اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ"

کہ وہ پہلا گھر جو خدا کی عبادت کی خاطر تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا۔ لِلنَّاسِ کے لفظ میں کوئی مذہبی تفریق نہیں رکھی گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے ایسا فقرہ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر نہ مسلمانوں کا ہے نہ ہندوؤں کا ہے نہ عیسائیوں کا کسی مذہب کا نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنایا گیا۔ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ زمانہ میں اس گھر میں وہ نبی پیدا ہوگا جس کے ذریعہ سارے بنی نوع انسان دین واحد پر اکٹھے ہوں گے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دو ہی دفعہ دنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو سکتی ہے۔ ایک آغاز پر اور ایک انجام پر۔ نبوت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ہوا اور اس وقت کوئی تفریق نہیں تھی، اس وقت بھی 'ناس' ہی مخاطب تھے، کوئی مذہبی امتیاز نہیں تھا اور پہلا گھر غالباً حضرت آدمؑ نے بنایا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ نے لازماً کوئی مسجد بنائی ہوگی اور اس سے پہلے نبوت کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس گھر کی بنیاد رکھی ہے اور اس وقت چونکہ مذہب کی تفریق نہیں تھی اس لئے آپ لِلنَّاس تھے۔ تمام بنی نوع انسان اور حضرت آدمؑ ایک ہی چیز کے دو نام تھے۔ آپ بیج تھے اُس آدمیت کا جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے مکالمہ و مخاطبہ کے لئے چُنا۔ اور دوسری مرتبہ تب بنی نوع انسان کو مخاطب کیا جا سکتا تھا جب سارے بنی نوع انسان کو ایک دین کی طرف بلانے والا رسول آجائے یعنی

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس لئے یہ عبارت بڑی فصیح و بلیغ اور معنی خیز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ پہلا گھر جو تھا وہ ابراہیمؑ کے لئے بنایا گیا یا داؤدؑ کے لئے بنایا گیا یا موسیٰؑ کے لئے بنایا گیا یا نوحؑ کے لئے بنایا گیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ ناس کے لئے بنایا گیا ہے۔ جب بنایا گیا تھا اُس وقت بھی سارے انسان اس سے وابستہ تھے اور اس کا انجام بھی ایسا ہوگا کہ تمام بنی نوع انسان اس گھر میں ایک خدا کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوں گے یعنی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اور کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ رسول ظاہر ہو چکا ہوگا۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ اس کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تھی، گویا آپؐ کے پیدا ہونے پر اس گھر کے مقاصد کی تکمیل ہوئی۔ وہ توحید کا علمبردار، وہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والا آگیا جس کی پرستش ہی خدا کو مقصود اور منظور تھی اور اس کی عبادت کے مقابل پر ساری کائنات کے عبادت کرنے والوں کی عبادت ہیچ تھی۔

اس موقع پر جب کہ یہ عظیم الشان گھر آباد ہوا کیا واقعات گزرے اس کا انسانی تاریخ کوئی ذکر نہیں کرتی۔ صرف ایک قرآن کریم ہے جس نے یہ ذکر کیا ہے کہ پہلا گھر اللہ کی عبادت کے لئے وہی ہے جو بکہ کے پاس موجود ہے۔ البتہ قرآن کریم نے اس کی تعمیر نو کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس گھر کو اللہ کے منشاء کے مطابق دوبارہ آباد کرنے کا فیصلہ کیا تو اس وقت کیا واقعات گزرے۔ وہ ایسے واقعات ہیں جن کو

ہمیشہ کے لئے محفوظ

کر دیا گیا ہے اُن لوگوں کی خاطر جو خدا کا گھر بنانے کی نیت کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاک سنت پر عمل کئے بغیر اگر کوئی گھر بنایا جاتا ہے تو اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اگر اس میں وہ روح نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیش نظر تھی تو تب بھی اُس گھر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لوگ خدا کی خاطر بڑے بڑے گھر بناتے ہیں اور اُن پر ارب ہا ارب روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر اس گھر سے ان کو کوئی بھی نسبت نہیں ہوتی جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے از سر نو تعمیر کیا تھا۔ اور وہاں کسی بادشاہت کا روپیہ استعمال نہیں ہوا، کوئی بڑے بڑے انجینئر نہیں آئے، فنِ تعمیر کے کوئی ماہرین نہیں اکٹھے کئے جو دنیا کے عظیم الشان معمار کہلاتے ہوں، کوئی قومیں مزدور نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اتنا فرماتا ہے کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو ہوئی تو باپ معمار تھا اور بیٹا مزدور۔ اور بیٹا اتنی چھوٹی عمر کا تھا کہ بمشکل دوڑنے بھاگنے کے قابل ہوا تھا۔ اس وقت خدا کے نبی نے خود اپنے ہاتھوں سے اس گھر کی تعمیر کی۔ پتھر اکٹھے کئے، بنیادیں کھودیں جو ریت کے تلے چھپ گئی تھیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو لے کر آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ خدا کا وہ پہلا گھر ہے کہاں۔ چنانچہ ریت کے اندر سے پرانے زمانے کے منہدم گھر میں سے چھوٹی سی دیوار باہر نکلی ہوئی دکھائی دی۔ اُس دیوار پر آپ نے اپنے بچے کو بٹھایا۔ اور پھر تلاش شروع کی کہ کس طرح اس گھر کی دوبارہ تعمیر کرنی چاہیئے، کیا نقشہ بنے گا۔ لیکن چونکہ حضرت اسمٰعیلؑ کا اس تعمیر نَو میں شامل ہونا عند اللہ ضروری تھا اس لئے اس وقت تعمیر نَو نہیں ہوئی۔ اس وقت خدا نے ٹال دیا اُس وقت کو۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اب تم ان کو چھوڑ کر یہاں سے چلے جاؤ۔ اور تعمیر کا جو کام اسمٰعیلؑ سے لینا تھا وہ خواب میں دکھایا گیا کہ اس گھر کے پاس ان کو لے کر جا رہے ہیں۔ اس وقت اس کو ٹال دیتے ہیں

بہت بڑی حکمت

تھی بلکہ ایک سے زائد حکمتیں تھیں۔ ایک تو یہی کہ آپؑ کے جس بیٹے کی نسل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پیدا ہونا تھا اور جس نے اس شاخ کو بنو اسحاق سے ممتاز کر دینا تھا وہ بیٹا ابھی اس قابل نہیں تھا کہ اس گھر کی تعمیر میں حصہ لے سکے۔ دوسرے ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہے تھے جہاں نہ پانی کا انتظام تھا اور نہ کھانے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ خبر دے چکا تھا کہ مَیں نے تم سے ایک گھر بنوانا ہے اور گھر ابھی بنوایا نہیں تھا، اس سے بڑی زندگی کی کوئی اَور ضمانت نہیں ہو سکتی تھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اس سے زیادہ تسلّی نہیں دی جا سکتی تھی کہ جب تک تم دوبارہ نہ آؤ اور (آپ وہاں بار بار آئے) جب تک اسمٰعیلؑ اس قابل نہ ہو کہ تمہارے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کرے اس وقت تک ان کو کوئی فکر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کا کیسا عظیم الشان سلوک تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا توکل بھی کتنا عظیم الشان تھا کہ اس حالت میں بیوی اور بچے کو چھوڑ کر جا رہے ہیں اور پھر بیوی کی ایمانی کیفیت یہ تھی کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب وہ اُن کو چھوڑ کر جانے لگے تو اچانک رخصت ہوئے اور ایک طرف کا رُخ اختیار کر لیا۔ بیوی اور بچہ وہیں پڑے ہوئے تھے اُن کو پانی کا ایک مشکیزہ دے گئے اور کچھ کھجوریں چھوڑ گئے۔ حضرت ہاجرہ کو محسوس ہوا کہ یہ تو ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے آوازیں دیں لیکن حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر بے قرار ہو کر پیچھے دوڑیں لیکن آپ کی آواز شدّتِ غم سے بھرّا گئی۔ آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے، ڈرتے تھے کہ اگر بات کروں گا تو رو پڑوں گا۔ آپؑ اس موقع پر پورا صبر کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ جواب نہیں دیتے تھے اور نہ مڑ کر دیکھتے تھے۔ آخر حضرت ہاجرہ نے صرف ایک سوال کیا۔ انہوں نے کہا مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ کیا خدا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں؟ کیا اللہ کا حکم ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر مَیں راضی ہو جاؤں گی پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

اس سوال میں بڑی عجیب بات تھی۔ اس میں

عورت کی فطرت کا ایک خاص راز

تھا۔ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ پر سوکن بن کر آئی تھیں اور آپ کو پتہ تھا کہ حضرت سارہ ان کو پسند نہیں کرتیں اور کئی دفعہ ابراہیم علیہ السلام کو کہہ چکی ہیں کہ اس کو گھر سے نکال دو۔ یہ وہ بیقراری تھی جو ان کے دل کو لگی ہوئی تھی کہ مجھے یہ بتا دیں کہ میرے خدا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں یا سوکن کی خاطر کر رہے ہیں، اگر خدا کی خاطر ہے تو مجھے ٹھنڈ پڑ جائے گی چاہے میں یہاں پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر جان دے دوں۔ اور اگر میری سوکن کی خاطر ہے تو پھر تو بیقراری کی آگ اَور بھی زیادہ بڑھے گی۔ ایک آپ کو چھوڑنے کا دُکھ، ایک ان حالات کا دکھ اور اوپر سے یہ سوتا پا کہ ایک بیوی کی خاطر دوسری بیوی کو یہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ جب انہوں نے یہ کہا کہ کیا خدا کی خاطر چھوڑ کر جا رہے ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی اور سر ہلایا۔ پھر حضرت ہاجرہ بڑے اطمینان سے آ کر اسمٰعیلؑ کے پاس بیٹھ گئیں۔ یہ ہے اس گھر کے پاس آباد کرنے کا آغاز اور اس وقت کی جو دعائیں ہیں ان میں کسی شہر کا ذکر نہیں ملتا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ربّ سے عرض کرتے ہیں رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اے خدا! اس جگہ کو بلدًا اٰمنًا بنا دے۔ معلوم ہوتا ہے اُس وقت وہاں کسی کی جھونپڑی تک نہ تھی۔ کھلا صحرا تھا جس میں نہ کوئی درخت تھا نہ کوئی سایہ۔ وہی ایک MOUND یعنی چھوٹا سا ٹیلہ بن گیا تھا ایک کھنڈر کے اوپر بس یہی ایک اونچی جگہ تھی اور دعا سے پتہ چل رہا ہے کہ وہاں کچھ نہیں تھا کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ تھی:

"رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا" (البقرہ۔ آیت: ۱۲۷)

اے خدا! تو اس چٹیل جگہ کو ایسے شہر میں تبدیل فرما دے جو امن کی جگہ ہو۔ جب تعمیر نَو کی ہے تو اس وقت تو شہر بن چکا تھا اس عرصہ میں پھر جب وہ دوبارہ آئے ہیں تو وہاں جُرہم قبیلے کا ایک قافلہ آباد ہو چکا تھا اور کچھ اَور لوگوں نے بھی گھر بنا لئے تھے۔ جب آ کر دیکھا تو نقشہ بدلا ہوا تھا۔ ایک بیوی اور بچے کی بجائے ایک پورا قبیلہ وہاں آباد ہو گیا تھا۔ وہاں جو دعا کی ہے وہ یہ ہے:

"رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا" (ابراھیم آیت ۳۶)

اے خدا اس شہر کو جو یہاں آباد ہو چکا ہے امن کی جگہ بنا دے۔ ایک لمبے عرصہ تک رابطہ رہا اور جب حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسلام دوڑنے پھرنے کے قابل ہوئے تو دو واقعات یہاں گزرے ہیں، ایک خدا کے پہلے گھر کی تعمیر نَو جس میں دونوں باپ بیٹے نے حصّہ لیا اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی۔

پس خدا کے گھر بنانے سے پہلے جو پس منظر ہے وہ سوچیئے کتنا دردناک ہے اور کتنا عظیم الشان ہے۔ کتنے

گہرے محبت اور عشق کے جذبات

ہیں جو اللہ اور بندے کے درمیان چل رہے ہیں اور پھر اس گھر کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اور بظاہر یہ گھر اتنا معمولی ہے کہ باپ بیٹے نے مل کر چند پتھر رکھے ہیں سیدھے یا ٹیڑھے جیسے بھی ان بے چاروں سے رکھے گئے۔ وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ تعمیر کس طرح کیا کرتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ پیار کی نگاہیں جس گھر پر خدا کی پڑی ہیں وہ یہی گھر ہے۔ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے جس عظیم الشان وجود نے اس گھر کو آباد کرنا تھا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وجود ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر کرتے وقت جو دعا کی تھی اس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت کا مطالبہ کیا گیا تھا اور جن الفاظ میں آپؑ نے دعا کی انہی الفاظ میں قبولیت کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا یہ تھی کہ:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ"

(البقرہ: آیت ۱۳۰)

اے ہمارے رب! اَبْعَثْ فِيهِمْ ان لوگوں میں جن کو مَیں نے یہاں آباد کیا ہے ان میں وہ نبی مبعوث فرما، وہ نبی سے مراد وہ نبی جس کی خوشخبریاں اللہ تعالیٰ پہلے نبیوں کو دیتا آرہا تھا۔ فرمایا اس گھر سے زیادہ اور کوئی گھر مستحق نہیں ہے جسے مَیں اور میرا بیٹا بنا رہے ہیں اور جو ایسی عظیم الشان قربانیوں کے ساتھ بنایا گیا ہے کہ تو یہاں وہ نبی مبعوث فرما۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت کے لیے چار دعائیں کیں کہ اس نبی کو یہ چار صفات عطا فرما یتلوا علیھم وہ بنی نوع انسان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ اور کتاب کی تعلیم دے یعنی شریعت عطا کرے والحکمۃ اور اس شریعت کی ساتھ حکمتیں بھی بیان فرمائے۔ کوئی ایسا نبی نہ ہو جو یہ کہے کہ مانو، نہیں تو جاؤ جہنم میں بلکہ دلوں کو بھی قائل کرے، دماغ کو بھی قائل کرے۔ وَيُزَكِّيهِمْ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے سوچا جب یہ تین خبریں ہو جائیں گی تو تزکیہ نفس تو ایک لازمی حصہ ہے جس قوم کو ایسا رسول ملے جو اللہ کی آیتیں تلاوت کرے، پھر اس کو تعلیم کتاب دے، پھر اس کی حکمتیں بتائے اس کا تزکیہ تو ایک طبعی بات ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دعا کو انہی الفاظ میں قبول فرمایا لیکن ایک فرق کے ساتھ اور وہ یہ کہ اس دعا کے الفاظ کی ترتیب بدل دی۔ اور یہ بتایا کہ بندہ کی سوچ اور ہوتی ہے اور خالق و مالک اور علیم و حکیم خدا کی سوچ اور ہوتی ہے۔ ایسا باریک فرق کر دیا ہے کہ اس سے دعا کی شان کو بڑھا دیا ہے۔ سورۂ جمعہ میں اس

دعا کی قبولیت کا اعلان

ملتا ہے۔ فرمایا۔

هو الذی بعث فی الاُمیّین رسولاً منھم

دیکھو! ابراہیم کی دعا سُنی گئی۔ یہ وہی خدا ہے جس نے انہی لوگوں میں سے وہ رسول برپا کر دیا جس کے متعلق دعا کی گئی تھی یتلوا علیھم آیاتہٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وہ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، ویزکیھم اور ان کا تزکیہ کرتا ہے یہاں تزکیہ جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے سب سے آخر پر رکھا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پہلے لے آیا۔ پہلے پاک کرتا ہے۔ ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ پھر تعلیم کتاب دیتا ہے پھر ان کو حکمتیں بتاتا ہے۔

اگر آپ غور کریں تو اس میں اللہ تعالیٰ نے صرف ترتیب بدلنے سے حیرت انگیز اصلاح فرمائی ہے۔ اور اسلام کی شان کی طرف بھی روشنی ڈال دی کہ کتنا عظیم الشان مذہب ہے جو اب ظاہر ہونے والا ہے۔ پہلے مذاہب کی انتہاء ہوا کرتی تھی تزکیہ، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے مذاہب کا جو دستور دیکھا تھا جو تاریخ ان کے سامنے کھلی تھی اُس سے انہوں نے یہی سمجھا کہ انبیاء ہمیشہ پہلے تعلیم دیتے ہیں حکمتیں سکھاتے ہیں پھر اس کے نتیجہ میں تزکیہ ہوتا ہے اور تزکیہ مقصود ہے یہ آخری خبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اب دنیا میں ایک اور مذہب آنے والا ہے۔ یہ مزکیوں کو اُٹھائے گا اور مزید بلند تر مقامات پر لے جائے گا۔ اس سکول میں داخل ہونے کے لیے ڈگری زیادہ اونچی ہونی چاہیئے۔ جس طرح ابتدائی سکول میں پرائمری کے لیے اور قابلیت کی ضرورت ہوا کرتی ہے، ہائی سکول کے لیے اور ضرورت ہوتی ہے اور ڈگریوں کے لیے اور ضرورت ہوتی ہے۔

پس اس ترتیب نے

مذہب اسلام کا مقام

بہت بلند کر دیا۔ خدا نے فرمایا نہیں اب تو تزکیہ والے لوگ ہی یہاں داخل ہو سکیں گے، وہی فائدہ اٹھائیں گے۔ گندے اور ناپاک لوگوں کے لیے یہاں جگہ ہی کوئی نہیں۔ پہلے تزکیہ ہوگا پھر تم اس لائق ہو گے کہ اسلام کی باتیں سمجھو۔ تزکیہ کے بغیر نہ اس کی تعلیم سمجھ میں آنی ہے، نہ اس کی حکمتیں معلوم کر سکو گے۔ اور بعینہٖ یہی وہ مضمون ہے جس سے قرآن کریم کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے یہ کسی بندہ کا کلام نہیں آیات کے درمیان اتنا گہرا اور اتنا مضبوط ربط ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پہلے تو رسول کا تعارف تھا اب کتاب کا تعارف سُنیئے فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ یہ وہی کتاب ہے جس طرح فرمایا یہ وہی رسول ہے جس کے لیے دعا کی گئی تھی اسی طرح فرمایا یہ وہی کتاب ہے جس نے آنا تھا۔ لاریب فیہ اس میں کوئی شک نہیں۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ لیکن یہ وہ ہدایت نہیں ہے جو غیر متقی کو بھی مل سکے۔ تزکیہ والے لوگ اور متقی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں فرمایا اس کتاب سے استفادہ کے لیے تقویٰ شرط ہے یعنی پہلے تزکیہ نفس ہو پھر یہ کتاب آگے بڑھائے گی۔ اور جن کا دل پاک نہیں ہے، جو گندے لوگ ہیں اُن کو اس کتاب سے کچھ بھی نہیں ملنا، وہ یہ سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ ان کا مقام وہ نہیں ہے، ان کی ڈگریاں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو اس عظیم الشان کالج میں داخل کیا جائے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مکتب ہے۔

اس کے علاوہ شانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک اور طرح بھی ظاہر فرمائی ہے۔ فرمایا یہ وہ رسول نہیں ہے جو یہ انتظار کرے گا کہ تعلیم دے اور پھر تمہارا تزکیہ کرے۔ اس میں

عظیم الشان قوتِ قدسیہ

ہے۔ اُن پڑھوں میں سے آیا اور انہی میں آیا۔ اُن پڑھوں میں پیدا ہوا اور اُن میں سے ایک تھا۔ یہاں سے بات شروع ہوئی ہے۔ اور فرماتا ہے یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ تعلیم بھی دے گا کتاب بھی سکھائے گا مگر یہ تو لمبا عرصہ ہے اُن پڑھوں کو کہاں تک تعلیم دی جائے کہاں تک اُن کے تزکیہ کا انتظار کیا جائے۔ فرمایا یہ اتنا عظیم الشان رسول ہے اور ایسی عظیم الشان قوتِ قدسیہ ہے اس کی کہ اس کو ملنا، اسکو دیکھنا ہی پاک ہونے کے مترادف ہے۔ اور پہلے پاک کرے گا پھر بڑھائے گا اور تعلیم دے گا۔

دوسرے معنوں میں اس کتاب والے مضمون کو ایک اور رنگ میں پیش فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ ایسا رسول ہے جو خود ہی کپڑوں کو دھوتا بھی ہے کیونکہ اس نے رنگ ڈالنا ہے۔ جس طرح ایک اچھا رنگریز ایسے رنگ کے متعلق جو ہر کپڑا پکڑ نہیں سکتا پہلے اُس کے داغ صاف کرتا ہے۔ اس رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو قبول کرنے کے لیے پہلے اسے اچھی طرح تیار کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہیں جو رنگ دینے آئے ہیں وہ ہر کپڑے پر چڑھ نہیں سکتا۔ لیکن اب تم مطالبہ کرو گے کہ ہم کیسے تیار ہوں تو فرمایا محمد مصطفےٰ ؐ سے تعلق پیدا کر لو، یہ خود تمہیں صاف کرے گا، خود تیار کرے گا۔ وہ دلوں کو پاکیزگی بخشے گا جس کے بعد پھر اسلام کی تعلیم سمجھ آسکتی ہے اور اس کی حکمتیں سمجھ آسکتی ہیں۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے وہ شعر کہا جسے آپ کے شدید ترین دشمن بھی سنتے تھے تو سر دھنتے تھے اور بعض نے اپنی مساجد پر اس شعر کو لکھوایا کہ ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

کہ اے محمد مصطفےٰ ؐ کی صداقت کی دلیل ڈھونڈنے والے کیا تم نے کبھی سورج کی دلیل بھی ڈھونڈی ہے، سورج تو اپنی صداقت کی دلیل آپ ہوا کرتا ہے یہ تو ایسی سچائی اور پاکیزگی کا سورج چڑھ گیا ہے کہ پہلی مرتبہ دنیا میں یہ واقع ہوا ہے کہ یہ حسنِ کامل اپنی دلیل خود لے کر آیا ہے اس لیے تم اگر دلیل ڈھونڈتے ہو تو اس کے عاشق بن جاؤ اس کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ دنیا کا محبوب ظاہر ہو چکا ہے۔ محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ۔ محمد اپنی آپ دلیل ہے۔

سب سے زیادہ شاندار دلیل

آپؐ کی صفاتِ حسنہ ہیں۔ آپؐ کی قوتِ قدسیہ ہے اور وہ سب کو پاک کرتی ہے اور پھر انہیں الٰہی رنگ چڑھانے کے لیے تیار کرتی ہے۔ چنانچہ یہ دعا تھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چھوٹے سے کھنڈر کے اوپر جس کو بڑی محنت سے آپ نے تلاش کیا الٰہی ہدایت کے مطابق، ورنہ وہ کھنڈر تلاش بھی نہیں ہونا تھا۔ آپ کوئی جغرافیہ دان نہیں تھے۔ کوئی کمپاس آپ کے پاس نہیں تھی۔ خواب دیکھی اور بیوی بچے کو لے کر چل پڑے اور اس زمانہ میں سینکڑوں میل کا سفر اختیار کیا اور پھر ایک جگہ ساحلِ سمندر پر آپ نے اونٹ وغیرہ چھوڑے اور وہاں سے پھر پیدل نکلے ہیں اور واپس اس حال میں لوٹے ہیں کہ نہ بیوی ساتھ تھی نہ بچہ ساتھ تھا ایک توکل تھا اللہ تعالیٰ پر اور یقین تھا کہ یہ وہ گھر ہے جو سب گھروں سے زیادہ شاندار بننے والا ہے۔

پس ظاہری تعمیر کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسی ایسی حکومتیں ہیں جو خدا کے گھر بنا رہی ہیں کہ ہمارے صد سالہ منصوبے پر جتنی رقم خرچ ہونی ہے اس سے کئی گنا زیادہ رقم وہ ایک مسجد کی تعمیر پر لگا دیتی ہیں یعنی ہمارا صد سالہ منصوبہ دس کروڑ کا تھا اور اس میں سے ابھی تک نصف کے قریب رقم وصول ہوئی ہے یعنی ساری جماعت کی غریبانہ کوششوں کا یہ حال ہے اور دوسری طرف یہاں اس ملک میں بھی ایسی ایسی مساجد عطیہ کے طور پر بنائی گئی ہیں جن کے اوپر ایک ارب روپے سے زیادہ لاگت اٹھ رہی ہے اور بعض کئی کئی ارب روپے کی ڈیزائن ہو رہی ہیں۔ پس جہاں تک ظاہری شان و شوکت کا تعلق ہے ہم تو اس میدان کے کھلاڑی ہی نہیں ہیں، نہ اس سے ہمیں کوئی فرق پڑتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں دیکھو فلاں نے کتنی شاندار مسجد بنوائی ہے، ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے بہت شاندار بنوائی ہو گی لیکن ہمیں تو وہ شان چاہیے جس پر اللہ کے پیار کی نظر پڑے جسے

خدا کے انبیاء کا دستور العمل

شاندار قرار دے۔ اور وہ شاندار عمارت تو جیسا کہ میں نے بتایا بڑی غریبانہ حالت میں تعمیر ہوئی تھی۔

دوسری طرف ایک اور عمارت تھی اگر یہ اوّل المساجد تھی تو وہ آخر المساجد کہلائی اور وہ مسجد نبوی تھی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں تعمیر فرمائی اور اس مسجد کی شان بھی سن لیجئے کہ کیا تھی۔ گھاس پھوس کی چھت تھی۔ فرش پر کوئی ٹائل نہیں تھے کوئی پختہ اینٹیں نہیں تھیں۔ بارش ہوتی تو چھت ٹپکتی تھی تو کیچڑ ہو جاتا تھا اور اس کیچڑ میں سجدہ کرتے وقت لوگوں کے ماتھے اور ناک کیچڑ سے لت پت ہو جاتے تھے لیکن وہ مسجد خدائی نظر میں جو شان رکھتی تھی کسی دوسری مسجد کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

پس اوّل اور آخری دو مسجدیں ہمیں معلوم ہیں کہ جو ساری مساجد میں سب سے زیادہ شاندار ہیں اور میری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ جب بھی مسجدیں بنائیں انہی مساجد کے نمونہ پر بنائیں۔ اسی طرح دعاؤں کے ساتھ اور گریہ و زاری کے ساتھ بنائیں اور بھول جائیں اس بات کو کہ ان کی ظاہری شان و شوکت دنیا کو پسند بھی آتی ہے یا نہیں۔

ہاں یہ دعا کریں

کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی کہ اے خدا! ان میں پھر عبادت کرنے والے پیدا کرنا جو عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں چنانچہ بڑے درد کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! میں بتوں سے تو بہت بیزار ہوں، شرک نے دنیا میں ایک آفت ڈھا رکھی ہے۔ وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ مجھے اور میرے بیٹے کو تو شرک سے محفوظ رکھنا۔ کسی قسم کے شرک میں ہم ملوث نہ ہوں۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ۔ اے خدا! بہت دنیا کو بتوں نے تباہ کیا ہے اور شرک نے ہلاک کر دیا ہے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ۔ پس اے خدا جو میری پیروی کرے گا وہ تو شرک سے پاک رہے گا وہ تو میرا ہے اور جو میری پیروی نہیں کرے گا اس کے سوا مسجدیں بنائے گا اور عبادت کے لئے بڑے بڑے گھر تعمیر کرے گا مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن اس کے متعلق بھی میں اتنا عرض کرتا ہوں فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تو غفور رحیم ہے ان کے لئے بھی بخشش کے سامان پیدا کرنا۔ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ کے الفاظ میں یہ دعا اپنے درد کے معراج کو پہنچتی ہے۔ کہتے ہیں اے خدا! اس گھر کی خاطر جو میں اور میرا بیٹا یہاں تعمیر کر رہے ہیں اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ میں نے اپنی ذریت کو یہاں آباد کیا جبکہ یہ وَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ تھی یہاں گھاس کا ایک تنکا بھی نہیں اگتا۔ ایسا بیابان علاقہ تھا عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ۔ میں نے ڈھونڈا وہ گھر کونسا ہے جو تیری خاطر بنایا گیا تھا اور وہاں میں نے اس کو آباد کیا۔ کیوں آباد کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ اے خدا اس لئے آباد کیا کہ تیری عبادت کی جائے فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۔ پس تو اب لوگوں کے دل بھی مائل کر دینا۔ یہ زمین تو کچھ نہیں اُگاتی لیکن ساری زمینیں تیری ہیں جو اُگاتی ہیں تو اگر چاہے تو سب کے پھل دوڑتے ہوئے اس کی طرف چلے آئیں۔ پس دنیا کی زمینیں جو پھل اُگائیں گی۔ میری دعا یہ ہے کہ

اس زمین کی طرف ان کا رُخ پھیر دینا

اور یہاں رہنے والوں کو یہ شکوہ نہ رہے کہ انہیں وَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ میں آباد کیا گیا تھا۔ اور اے خدا! اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ۔ میں نے بہت بڑے دعوے کئے ہیں کہ یہ سب کچھ تیری خاطر کر رہا ہوں لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں جو مجھے نہیں معلوم اپنے دل کی اور تو ان کو بھی جانتا ہے اس لئے انسانی دعوے کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ آخر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو عاجزانہ بات کی ہے وہیں جا کر تان ٹوٹتی ہے کہ انك تعلم ما نخفی وما نعلن تو جانتا ہے کہ ہم جسے چھپائے ہوئے ہیں اور جسے ظاہر کر رہے ہیں وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اور اللہ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں

پس جماعت احمدیہ کو ان دو مساجد سے جن کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی اوّل بیت اور آخر المساجد سے سبق لینا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مساجد

محض عبادت کی خاطر

تعمیر کی گئی تھیں۔ اگر ہم ساری دنیا میں مساجد آباد کرنے کا پروگرام بنا لیں۔ اگر خدا ہمیں توفیق دے کہ بڑا اعظم آسٹریلیا کا کیا سوال ہر ہر ملک اور ہر ہر شہر اور ہر ہر بستی میں مساجد بنائیں لیکن اگر مساجد بنانے والوں کے دل تقویٰ سے خالی ہوں اور وہ خود خدا کے گھروں کو آباد کرنے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں اگر ان کے اندر وہ ابراہیمی صفت نہ ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادات کا رنگ نہ ہو، وہ خالص نیتیں نہ ہوں جو اللہ کے لئے خالص ہو جایا کرتی ہیں، وہ زینتیں نہ ہوں جو زینتیں لیکر متقی خدا کے گھروں تک پہنچا کرتے ہیں تو پھر ان گھروں کی تعمیر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتی، یہ سارے سفر بے کار ہیں اور یہ سارے پیسے ضائع کئے جا رہے ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ ہر دفعہ جب کوئی مسجد بناتی ہے تو ایک نئے عزم کے ساتھ ہمیں عبادت پر قائم ہو جانا چاہیئے۔ میں اس یقین کے ساتھ ملک سے باہر جاؤں کہ جماعت احمدیہ میں جو پہلے عبادت میں کمزور تھے اب وہ عبادت میں اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں اور جو پہلے عبادت کرتے تھے وہ پہلے سے بھی بڑھ کر عبادت کا حق ادا کرنے لگے ہیں۔ مجھے وہاں یہ محسوس ہو کہ جماعت اپنی عبادت میں اس طرح ترقی کر رہی ہیں کہ

اللہ تعالےٰ کے پیار اور رحم کی نظریں

ہم پر پڑ رہی ہیں۔ آپ کی عبادت ہی ہے جس نے اس پروگرام کو رونق بخشی ہے۔ آپ کی عبادت ہی ہے جو اس پروگرام میں خلوص اور سچائی بھر دے گی ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ دنیا تو اس سے بہت بڑی بڑی مسجدیں بنا رہی ہے۔ ان کے مقابل پر ہماری مسجد کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ آپ خلوص نیت کے ساتھ عبادت پر قائم ہو جائیں، عبادت کا حق ادا کرنا سیکھ لیں۔ اپنی بیوی اور بچوں کو نمازیں پڑھائیں اور سمجھ کر نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اللہ تعالیٰ کا پیار اور محبت پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ جس طرح اس پہلے گھر کی طرف لوگوں کے دل مائل ہو گئے تھے۔ اسی طرح خدا کے اس نئے گھر کی طرف اہل آسٹریلیا کے دل مائل ہو جائیں گے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو اس گھر میں آنے سے روک نہیں سکے گی اور وہ ویرانہ یعنی آسٹریلیا جو روحانی لحاظ سے ویران پڑا ہوا ہے۔ وہاں خدا کی عبادت کی خاطر ہم جو گھر بنانے والے ہیں اس کی مثال بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس گھر سے ملتی جلتی ہے، وہ ظاہری طور پر بھی ویران جگہ تھی اور روحانی طور پر بھی لیکن آسٹریلیا روحانی طور پر کلیتہً ویران ہے اس لئے

دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں

کہ اللہ تعالےٰ ہماری نیکی اور خلوص اور ہماری عبادت کی سچی روح کو قبول فرمائے اور کثرت کے ساتھ دلوں کو اس گھر کی طرف مائل کر دے جو ہم وہاں بنانے لگے ہیں اور یہ گھر ایک نہ رہے بلکہ اس گھر کے نتیجہ میں پھر وہاں ہزاروں لاکھوں کروڑوں گھر بنیں اور ہر گھر خدا کی عبادت سے بھرتا چلا جائے۔ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ یہی ہماری جنت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی یہی وہ رضا ہے جو ہمیں نصیب ہو جائے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم دنیا میں کامیاب ہو گئے اور ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

آج کے اس جمعہ کے لئے چونکہ بکثرت مسافر باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور انہوں نے واپس جانا ہوگا اس لئے جمعہ کی نماز کے ساتھ ہم نماز عصر جمع کریں گے۔ دوست جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے بھی صفیں بنا لیں۔ جمعہ کی نماز کے آخری سجدہ میں خصوصیت کے ساتھ آسٹریلیا میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی کامیابی کے لئے اور اس تمام علاقے میں اسلام کا نور پھیلانے کا موجب بننے کے لئے دعائیں کریں۔

(۱۱۲)

درخواستہائے دعا

● مورخہ ۹/۵ کی دوپہر میری اہلیہ صاحبہ کو پھر اچانک شدید تکلیف ہو گئی۔ فوری طور پر میڈیکل ایڈ بہم پہنچائی گئی۔ حالت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے لیکن مکمل طور پر بحال نہیں ہوئی یہ حملہ پچھلے تمام حملوں سے زیادہ شدید تھا۔
(فتح محمد خان دارالنصر غربی ربوہ)

● خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ ان دنوں بیمار ہیں۔ اسی طرح بعض پریشانیاں بھی ہیں۔
(خلیل احمد۔ عزیز سویٹ ہاؤس گول بازار ربوہ)

● میری والدہ لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال بوجہ السر دو تین روز سے سخت بیمار ہیں۔
(میر نعیم اللہ۔ رحمت بازار ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کیلئے ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر ۲۰ اراکین پر یا ۲۰ کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے کی۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے چندے ڈیڑھ گنا ہو گئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو اس سال غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے تحصیل چندہ جات کے نظام کو بہت بہتر کیا ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون ۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ ایک لاکھ ساٹھ ہزار شلنگ کے مقابل پر وصولی دو لاکھ تیئیس ہزار دو صد اسی شلنگ ہوئی ہے جو کہ بجٹ سے قریباً ڈیڑھ گنا ہے اسی طرح تحریک جدید کے بجٹ پندرہ ہزار شلنگ کے مقابل پر وصولی اکیس ہزار چار صد چھہتر شلنگ ہوئی ہے یہ بھی بجٹ سے ڈیڑھ گنا ہے اور گزشتہ سال کی وصولی سے دگنا سے بھی زیادہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

امیر و مبلغ انچارج برادرم مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح، ان کے رفقاء کار، عہدیداران اور مخلصین جماعت احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور دائمی خوشیاں نصیب کرے۔

آمین!

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

AL - FUROAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: 74609
79523

احمد موٹرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز فون گھر ۴۵۱۴۳
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوورہالنگ - ڈنٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک - ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجسٹری کیمپ مری روڈ راولپنڈی

تبدیلی دکان
کرم فرماؤں کی بہتر خدمت اور سہولت کے لئے ہم نے اپنی دکان احمدیہ مارکیٹ۔ مسلم کمرشل بنک والی گلی میں منتقل کر لی ہے
اقبال ٹریڈرز
فضل مارکیٹ گولبازار ربوہ، فون نمبر 412

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
ہیڈ آفس:- ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹرز)
فیکٹری:
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
- ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور - ۱۰۔ ارشاد مان کالونی لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
شکور پارک
ہاؤسنگ سکیم ربوہ
* ہر نقص سے پاک
* حق شفعہ سے مبرا
* مکمل ضمانت
* فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔
رابطہ کیلئے:- پروپرائٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا ربوہ

واحد کلام ایک دام

جاوید شوز سٹور اینڈ جاوید سٹیل ڈیکوریٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی میں جوتوں کی ورائٹی دستیاب ہے نیز شادی بیاہ کیلئے فینسی قسم کے جوتے خرید فرمائیں علاوہ ازیں گیٹ گرل۔ جالیاں اور دیگر لوہے کا کام کروانے کے لئے ہماری دکان جاوید سٹیل ڈیکوریٹر کالج روڈ ربوہ نزد جامعہ احمدیہ پر تشریف لائیں۔ شکریہ!

جاوید شوز سٹور

چوک ریلوے روڈ۔ ربوہ۔

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ہمیں اپنی P.I.A کی جنرل سیلز ایجنسی کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے ۲۰ ستمبر کو ذاتی طور پر صبح ۱۰ بجے سے بعد دوپہر ایک بجے تک ملیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ پریذیڈنٹ صاحب حلقہ یا امیر صاحب کی تصدیقی ہمراہ لائیں۔

گورنمنٹ لائسنس 37

مرزا مجیب احمد مینجنگ ڈائریکٹر

احمد برادرز۔ P.I.A - GSA گول بازار ربوہ

درخواستِ دُعا

خاکسار گلے کی خرابی کی وجہ سے تکلیف میں ہے احباب صحت یابی کیلئے دعا کریں۔ محمود انور خوشنویس

خط و کتابت کرتے وقت میرے نمبر کا حوالہ ضرور دیں

فون ملز ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پالیسٹر

- جاذب نظر، دیدہ زیب

ہر گھر کی پسند

آفس

مندر گلی ریل بازار۔ فیصل آباد

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے

مرض اٹھرا کی پڑیاں

شہزین

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

خدا کے فضل سے

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ مرض اٹھرا کی

★ دکھی بہنوں کا تسلی بخش علاج ★

حبوب اکسیر اٹھرا

قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲ روپے

حکیم محمد طفیل ساقی فسد لطیفہ کمیٹی تحصیل تبوک گول بازار ربوہ

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ فون ۶۸۵۵۱۱

بازارِ فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹر۔ میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

بفضلِ خدا

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد مرضِ اٹھرا کی شکار عورتوں کا تسلی بخش علاج

بیتہ

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ ٹرنک بازار سیالکوٹ

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک رنبیہ ضلع سیالکوٹ